Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۰

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۰ | سوموار ۲۳ شوال المکرم ۱۴۰۱ھ ۲۴ ظہور ۱۳۶۰ ہش ، ۲۴ اگست ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۹۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ ظہور۔ اگست۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل کراچی میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں جناب امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی خدمت میں بذریعہ ٹیلیفون آمدہ ۲۰ اگست رات ۱۱ بجے کی اطلاع کے مطابق

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو ہمیشہ ہی صحت و سلامتی اور خیر و عافیت سے رکھے آپ کو کامیاب ترین خدمات دینیہ کی توفیق دے اور روح القدس سے آپ کی تائید فرماتا رہے آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بلڈ پریشر میں اضافے کی وجہ سے ناساز ہے تاہم کمزوری میں کمی ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

تین لڑکیاں اور ایک لڑکا شامل ہیں۔ بڑی بچی کی عمر ساڑھے چھ سال ہے جبکہ سب سے چھوٹے بچے کی عمر قریباً دو سال ہے۔ مرحوم سیدنا حضرت اقدس کے مشہور صحابی حضرت نظام الدین کے پوتے مکرم کریم بخش صاحب آف بہاولپور کے صاحبزادے اور محترم مولانا اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی انچارج شعبہ رشتہ ناطہ کے داماد تھے۔

حافظ صاحب مرحوم نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد ۱۹۷۴ء میں میدان عمل میں قدم رکھا اور سب سے پہلے تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں بطور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ تعینات ہوئے اس کے بعد رحیم یار خاں اور مردان میں بھی بطور مربی سلسلہ مقیم رہے اور اب قریباً ڈیڑھ سال سے فجی میں بطور مبلغ اسلام تعینات تھے۔ حافظ صاحب مرحوم ایک طویل تبلیغی دورے پر تھے اس طرح سے عین اپنے بابرکت فرائض کی ادائیگی کے دوران شہادت پائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مرحوم کا جسد خاکی فجی سے پاکستان لانے کے انتظامات کئے گئے۔

مرحوم نہایت نیک تہجد گذار اور انتھک محنتی خادم دین تھے۔ جو خدمت بھی ان کے سپرد کی جاتی اسے لگن اور جذبہ سے نبھاتے تبلیغ کا بے پناہ جذبہ رکھنے والے تھے۔ والدین اور بزرگوں کی فرمانبرداری کو اپنا نصب العین سمجھتے تھے۔ حافظ صاحب مرحوم کو جب تخت ہزارہ ۱۹۷۴ء میں متعین کیا گیا تو اس وقت وہاں کی جماعت بہت شدید مشکلات اور دباؤ کا شکار تھی۔ آپ کی لگن محنت اور کامیاب حکمت عملی سے اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور یہ جماعت پھر سے اپنے قدموں پر کھڑی ہوگئی۔ اس سلسلے میں مرحوم

(بقیہ صفحہ پر)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس

جو اللہ کے ولی ہیں اُن کو کوئی غم یا تکلیف نہیں ہو سکتی

جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے اور استقامت کا مظاہرہ کیا اُن پر فرشتے اترتے ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ..... الخ (س ۴۲)

یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور استقامت دکھاتے ہیں ..... الخ یعنی ابتلا کے وقت ایسا شخص دکھلا دیتا ہے کہ جو میں نے منہ سے وعدہ کیا تھا وہ عملی طور سے پورا کرتا ہوں۔ کیونکہ ابتلا ضروری ہے۔ جیسے یہ آیت اشارہ کرتی ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ۔ (س ۲۰) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور استقامت کی ان پر فرشتے اترتے ہیں ..... اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دل کو صاف کرتے ہیں اور نجاست اور گندگی سے جو اللہ سے دور رکھتی ہے اپنے نفس کو دور رکھتے ہیں ان میں سلسلہ الہام کے لیے ایک مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے پھر متقی کی شان میں ایک اور جگہ فرمایا اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (س ۱۱) یعنی جو اللہ کے ولی ہیں ان کو کوئی غم نہیں جس کا خدا متکفل ہو اس کو کوئی تکلیف نہیں۔ کوئی مقابلہ کرنے والا تکلیف نہیں دے سکتا۔ اگر خدا ولی ہو جاوے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۶)

مبلغ فجی محترم ملک عبدالحفیظ صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

نمازِ جنازہ احاطہ بہشتی مقبرہ میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی

قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہٗ نے دعا کروائی

ربوہ ۲۲ ظہور/اگست۔ مبلغ فجی مکرم حافظ ملک عبدالحفیظ صاحب کو آج یہاں قبل از نماز مغرب بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ حافظ صاحب موصوف ۱۶ اگست بروز اتوار ایک جماعتی دورے پر جاتے ہوئے کار کے ایک حادثے میں شہید ہو گئے تھے۔

شہید مرحوم کا جنازہ جمعرات کو بذریعہ ہوائی جہاز فجی سے روانہ ہوا۔ جمعہ کی علی الصبح کراچی پہنچ گیا اور جمعہ کے روز دن کے دو بجے ربوہ پہنچا۔ فجی کی جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندہ کے طور پر مکرم ظفر اللہ خان صاحب جنازہ کے ہمراہ تشریف لائے تھے۔ جمعہ کے روز شام ساڑھے چھ بجے بہشتی مقبرہ کے احاطے میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں مقامی احباب نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کی۔ مکرم امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ہدایت پر ناظر اصلاح وارشاد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے جنازہ پڑھایا اور مقبرہ بہشتی میں تدفین مکمل ہونے اور قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم ۱۵ اگست کو ایک جماعتی دورے پر لمباسہ جا رہے تھے ہائی وے پر ایک ٹرک سے ان کی کار کی ٹکر ہو گئی جس کے نتیجے میں مرحوم شدید زخمی ہو گئے۔ انہیں ہسپتال پہنچایا گیا جہاں پر انہوں نے اپنی جان اپنے مولا حقیقی کے سپرد کر دی۔ مرحوم کی عمر چونتیس سال تھی۔ انہوں نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ چار چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ جن میں

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

● قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے پیار کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ اعتداء سے بچو اور بغض و عداوت کو اپنے قریب نہ آنے دو

دُنیا کے دُکھ کو دُور کرنا اپنا نصب العین بناؤ اور دُکھ کے مقابلہ میں دُوسروں کو سُکھ پہنچانے کی کوشش کرو

دُعائیں کرو اور بہت دُعائیں کرو کہ تم خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچو اور اُس کی رحمت کے مورد بنو!

تمہاری مُسکراہٹوں کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کا پیار اور اُس کی رحمت ہے اس لیے دُنیا تمہاری مُسکراہٹیں نہیں چھین سکتی

از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ نبوت ۱۳۵۳ ھش مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:-

"اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۚ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝" (الاعراف: ۵۶، ۵۷)

اور پھر فرمایا:-

..... قرآن کریم نے ہمیں بنیادی طور پر

دو قسم کی باتیں

بتائی ہیں - ایک وہ جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے اور اُن سے بچنا ضروری ہے۔ دوسرے وہ احکام ہیں جن کے متعلق فرمایا کہ ان کے بجا لانے سے اللہ تعالیٰ کا پیار، اُس کی محبت اور اس کی رضا ہمیں حاصل ہوتی ہے۔ بعض خطبات میں میں نے ایک پہلو کے متعلق بات کی اور بعض میں دوسرے پہلو کے متعلق بات کی۔ آج میں ایک اور ایسی بات بیان کرنا چاہتا ہوں جس کے متعلق قرآن کریم بتاتا ہے کہ اس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ انسان سے خوش نہیں ہوتا۔ وہ اس سے پیار نہیں کرتا۔ انسان رضائے الٰہی کو حاصل نہیں کر سکتا اور وہ ہے اعتداء یعنی حد سے بڑھنا۔

میں نے سورۂ اعراف کی جو آیات ابھی پڑھی ہیں اُن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے پیدا کرنے والے رب کو پکارو۔ اُس سے دعائیں کرو۔ گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی۔ اجتماعی طور پر بھی دعائیں کرو اور انفرادی طور پر بھی۔ اور اُس سے یہ دعا مانگو کہ اے اللہ! تُو ہمارا رب ہے۔ تُو نے ہمیں پیدا کیا اور ہماری پیدائش کو احسن بنایا ہے۔ تو نے ہمیں ہماری ضرورت کے مطابق قوتیں عطا کیں اور ان قوتوں کی نشوونما کے سامان پیدا کئے ہیں۔ گویا ہمارے قویٰ میں درجہ بدرجہ ترقیات عطا کر کے خدا تعالیٰ ہمیں بلندیوں اور کامیابیوں کی طرف لے جانے والا ہے۔ اسی غرض کے لئے اُس نے

شریعتِ حقہ

کو قرآن کریم کی شکل میں نازل فرمایا۔ اس لئے اس سے دعا کرو کہ وہ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان حدود کے اندر رہ کر اور ان حقوق کو ادا کر کے جو اس نے مقرر کئے ہیں اپنی ربوبیت اور نشوونما کے سامان پیدا کریں اور یہ دعا گڑگڑا کر بھی کرو اور خفیہ بھی۔ اجتماعی طور پر بھی کرو اور انفرادی طور پر بھی اور یہ یاد رکھو کہ جب تک اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے اُس کے فضل کو جذب نہیں کیا جاتا، انسان حقوق کے دائرہ میں نہیں رہتا۔ وہ ان کو پامال کرتا ہے۔ جو شخص حقوق کو پامال کرتا ہے اس کے متعلق فرمایا:-

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ

اللہ تعالیٰ اعتداء کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ اُن سے پیار اور محبت نہیں کرتا۔ اعتداء کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا انسان کو حاصل نہیں ہوتی۔

اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:-

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا

دین حق کے نزول کے بعد، حقوق کی تعیین کے بعد، حقوق کی وضاحت کے بعد اور اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کے بعد کہ حقوق کی ادائیگی کے لئے مادی اور غیر مادی سامان پیدا کئے گئے ہیں اور ان کی تقسیم ان اصول پر ہونی چاہیئے جن کے نتیجہ میں اس دنیا میں اصلاح کے حالات پیدا ہوتے ہیں اور فساد کے حالات مٹ جاتے ہیں۔ امن کے حالات پیدا ہوتے ہیں اور خوف کے حالات دُور کر دیئے جاتے ہیں۔ ان حالات کے پیدا ہونے کے بعد لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ کی رُو سے اس زمین میں جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک نیا روپ لے کر دنیا کے سامنے آئی ہے اس میں فساد کے حالات پیدا نہ کرو۔ پھر تاکیداً فرمایا کہ وَادْعُوْهُ کہ خدا تعالیٰ سے عاجزانہ دعائیں کر کے اس کی برکتوں اور رحمتوں کو حاصل کرو اور اس کی نصرت اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدد پاؤ تاکہ تم خَوْفًا اس خوف سے نجات پاؤ جو حق تلفی کے بعد پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے۔ وَطَمَعًا اور اس رجاء اور امید کے ساتھ دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تمہیں حقوق کی ادائیگی کے دائرہ میں رکھ کر خدا تعالیٰ کے پیار کو پانے والا بنا دے۔ فرمایا اگر تم محسن بنو۔ اگر تم ہمارے احکام کو تمام بیان کردہ شرائط کے ساتھ بجا لاؤ تو یاد رکھو کہ تم خدا تعالیٰ کی رحمت کو اپنے قریب پاؤ گے۔

پس آج کا میرا مضمون یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ اعتداء کو پسند نہیں کرتا

انسان اعتداء کے بعد (جس کے معنے میں ابھی بتاتا ہوں) خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ہی اپنی زندگی میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

عربی کے لفظ عدو (ع - د - و) کے مختلف معانی ہیں اور قریباً سارے معانی کا عکس اور ان کی جھلک اعتداء میں آجاتی ہے۔ اعتدوا کے معنے ہیں حق سے تجاوز کرنا۔ گو لغت میں یہ لفظ تین طرح بیان ہوا ہے لیکن میں اس وقت صرف دو کو لوں گا۔ حد سے تجاوز کرنے کے ایک معنے یہ ہوتے ہیں کہ حق تو نہیں ہوتا مگر اس کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ حق سے تجاوز کرنے کے ایک معنے یہ ہیں کہ دوسرے کا حق ہوتا ہے مگر اسے دینے سے انکار کیا جاتا ہے۔ گویا اپنے لئے یا غیر کے لئے۔ اپنے دوست کے لئے یا اپنے عزیز کے لئے۔ اپنے ہمخیال کے لئے یا اپنے ہم عقیدہ کے لئے اُن حقوق کا مطالبہ کرنا جنہیں اللہ تعالیٰ نے قائم نہیں کیا یہ حق سے تجاوز کرنا ہے۔ دوسری طرف ان حقوق کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسان کی ذات اور اس کے عزیزوں کے لئے قائم کیا جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہمسایوں کے لئے قائم کیا۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہم عقیدہ لوگوں کے لئے قائم کیا۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مخالفوں کے لئے قائم کیا گویا وہ حقوق جو خدا کے قائم کردہ ہیں۔ ان کو ادا نہ کرنا اور ان کی ادائیگی میں روک بننا۔ یہ بھی حد سے تجاوز کرنا ہے اور اس وجہ سے جب دوسرے کی حق تلفی کے معنی میں یہ تجاوز ہو تو اس کے معنے ہوتے ہیں ظلم اور دشمنی کے ساتھ اور بُغض سے دوسرے کو ایذاء پہنچانا۔ یعنی دشمنی اور بُغض کی وجہ سے کسی کو دکھ دینے کی خواہش رکھنا اور دکھ پہنچانے کے لئے کوشش کرنا اعتداء ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص حق سے تجاوز کرے گا اور حق تلفی کرے گا اور دشمنی اور بُغض کے نتیجہ میں دکھ پہنچانے کی کوشش کرے گا تو خدا تعالیٰ اس سے پیار نہیں کرے گا اور یہ ایک بڑا زبردست اعلان ہے جو ان آیات میں کیا گیا ہے۔

ان آیات سے جو مطلب ہم اخذ کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ اجتماعی اور انفرادی دعاؤں کے ساتھ جب تک ہم اپنے پیدا کرنے والے ربّ کریم کو مدد کے لئے نہ پکاریں اس وقت تک ہم ان حدود میں جو خدا تعالیٰ نے قائم کی ہیں رہ نہیں سکتے یعنی اپنی حدود میں رہنے کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ آج کی اندھی دنیا دعاؤں پر زور دینے کی بجائے اپنی عقل پر فخر کرتی ہے۔ قرآن کریم نے یہ نہیں کہا کہ اللہ کے قائم کردہ دائرہ حدود میں رہنے کے لئے تمہیں عقل کی ضرورت تھی اور وہ تمہیں ہم نے عطا کر دی۔ قرآن کریم نے فرمایا کہ حقوق کی ادائیگی کے لئے اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ حقوق کے حصول کے لئے جو اعمال تم بجا لاتے ہو اس میں تم کامیاب تبھی ہو سکتے ہو جب دعائیں کرو۔ ٹھیک ہے عقل بھی ایک عطاء الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے لیکن عقل اسی وقت صحیح کام کر سکتی ہے جب اُسے

خدا تعالیٰ کی ہدایت

اور تعلیم اور وحی کی روشنی حاصل ہو۔ الٰہی نور کے بغیر عقل کو وہ روشنی نہیں ملتی جو عقل کو صحیح راستوں پر چلا سکے اور کامیابیوں تک عقلمندوں کو لے جا سکے۔

اس سے ایک تو ہمیں یہ پتہ لگا کہ اپنے حقوق لینے ہوں تو بھی دوسروں کے لئے سُکھ پیدا کرنے ہوں گے اور دکھوں سے بچانا ہو تو بھی دعاؤں کی ضرورت ہے نہ کسی اور چیز کی کیونکہ جب تک عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اور جب تک اجتماعی اور انفرادی دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو انسان جذب نہیں کرتا۔ اُس وقت تک وہ حق کے دائرہ کے اندر نہیں رہ سکتا۔ نہ اپنے حقوق کی ادائیگی کے لئے اس کے اندر ایک جذبہ اور جوش پیدا ہوگا۔

دوسری بات ہمیں یہ بتائی گئی ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنے حقوق کے دائرہ میں نہیں رہتا اور زیادتی کرتا ہے اور تجاوز کرتا ہے اور حق تلفی کرتا ہے اور دشمنی اور بُغض سے دوسرے کو ایذاء پہنچاتا ہے اور اپنے لئے وہ کچھ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جو اس کا حق نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو کھو بیٹھتا ہے۔

اس ضمن میں ہمیں دنیا میں دو قسم کے لوگ نظر آتے ہیں۔ ایک وہ جو عادتاً دوسروں کو سُکھ پہنچانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں اور ایک وہ ہیں جو اپنی بدقسمتی سے دوسروں کو دکھ پہنچانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو کم و بیش دنیا کے ہر خطّہ میں نظر آتی ہے۔ اس وقت دنیاوی لحاظ سے جو

ترقی یافتہ ممالک

ہیں انہوں نے جو ترقی کی ہے اس کا راز بھی یہی ہے کہ انہوں نے اس حقیقت کو پہچانا کہ دوسروں کو سُکھ پہنچانے کے نتیجہ میں اور ان کے دکھ دور کرنے کی وجہ سے قومیں ترقی کیا کرتی ہیں۔

میں نے کئی ایسے واقعات پڑھے ہیں مثلاً انگریز قوم کو ایک وقت میں برطانوی سلطنت پر بڑا ناز تھا۔ دنیا میں انگریزوں کی طاقت پھیلی ہوئی تھی۔ دنیا کے ایک بڑے علاقے کو انہوں نے اپنے ماتحت کر رکھا تھا چنانچہ اگر سنگاپور یا ملائشیا یا کسی اور دور دراز علاقے میں کسی انگریز کی دس ہزار پونڈ کی حق تلفی ہوتی یعنی کوئی شخص کسی انگریز کے دس ہزار پونڈ مار لیتا تو برطانوی حکومت اس دس ہزار پونڈ کے حق کی ادائیگی کے لیے تیار ہو جاتی تھی اور پورا زور لگاتی تھی اور اپنی طاقت کے بل پر اس کو دس ہزار پونڈ دلواتی تھی چاہے اس کے اُوپر اسے کتنا بھی خرچ کیوں نہ کرنا پڑے۔ گویا فردِ واحد کو ذہنی، جسمانی اور دنیاوی حقوق کے لحاظ سے دس ہزار پونڈ کے ضیاع سے جو دکھ پہنچا تھا۔ اس کو دور کرنے کے لئے ساری ایمپائر (EMPIRE) متوجہ ہو جاتی تھی۔ وہ یہ نہیں کہتی تھی کہ اتنی بڑی ہماری سلطنت ہے اور اتنی دولت ہمارے پاس جمع ہو چکی ہے ایک آدمی کے دس ہزار پونڈ ضائع ہو گئے تو کیا بات ہے اس لئے کہ جو

قوم اور مملکت

اپنے شہریوں کو حقوق دلانے کے لئے ہر وقت چوکس اور بیدار نہیں رہتی یا وہ قوم اس دنیا میں ترقی نہیں کر سکتی۔ یہ ایک حقیقت ہے اور اس سے کوئی عقلمند انکار نہیں کر سکتا۔ اس حقیقت کے باوجود استثنائی طور ہمیں انگریزوں میں سے ایسے لوگ بھی نظر آتے ہیں جو دوسروں کو ایذاء پہنچا کر اور دکھ دے کر خوشی اور مسرّت حاصل کرتے ہیں۔ اب تو اُن کی حالت بدل گئی ہے لیکن کسی وقت میں اُن کی بہت بڑی سلطنت تھی جس کے متعلق اُن کا یہ دعوےٰ تھا کہ اُس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ (اب تو غروب ہونے لگ گیا ہے) تاہم غروب ہوتا ہے یا نہیں، اس سے ہمیں کوئی غرض نہیں دراصل دیکھنے والی بات یہ ہے کہ انہوں نے جو ترقی کی ہے اس کے لئے انہوں نے کن اصولوں کو اپنایا تھا اِن میں سے ایک اصول یہ تھا کہ قوم کے دکھوں کو اور افراد کے دُکھوں کو دور کرنے میں قوم کی زندگی اور ترقی کا راز پوشیدہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ کچھ لوگ دنیا میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو دوسروں کو دکھ پہنچا کر خوشی اور مسرت محسوس کرتے ہیں۔ یعنی بگڑی ہوئی فطرت غلط رنگ میں دُنیا کے سامنے اپنی

طاقت اور کوشش کا مظاہرہ

کرتی ہے۔ جو قومیں ترقی یافتہ نہیں، اُن میں ہمیں یہی دو قسم کے لوگ نظر آتے ہیں۔ ایک وہ جن کو اس راز کا علم نہیں ہے اور وہ اپنے ہی بھائی بند کو دکھ پہنچانے میں خوشی اور مسرت محسوس کرتے ہیں۔ گویا وہ اپنی خوشی اور مسرت کے حصول کے لئے دوسروں کو دکھ پہنچاتے ہیں لیکن انکا ایک حصہ ایسا بھی ہوتا ہے جس کی یہ ذہنیت نہیں ہوتی وہ ملک میں رہنے والے ہر شہری کو سُکھ پہنچانے کی کوشش کرتے اور دُکھوں کو دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غیر ترقی یافتہ اور ترقی کی خواہش رکھنے والی اقوام میں مختلف نسبتوں کے ساتھ یہ ذہنیت ہمیں نظر آتی ہے۔

اس تمہید کے بعد میں اپنے ملک کی طرف آتا ہوں۔ ہمارے ملک میں یہ گندی ذہنیت بہت زیادہ پائی جاتی ہے اور اس میں صرف احمدیت کا تعصب نہیں۔ بلکہ جہاں کہیں بھی آپکو کوئی دُکھ پہنچانے والا ملتا ہے۔ وہ عام شہری ہے یا حکومت کا کوئی کارندہ اسے دیکھ کر آپ یہ نہ سمجھ لیا کریں کہ وہ صرف احمدیت کی وجہ سے آپ کو دُکھ پہنچا رہا ہے۔ ہمارے اس ملک میں کثرت کے ساتھ وہ لوگ بھی ہیں جو ایک دوسرے کو دُکھ پہنچانے میں مصروف ہیں مثلاً سُنّی سُنّی کو دُکھ پہنچا رہا ہے اور شیعہ شیعہ کو دُکھ پہنچا رہا ہے اور وہ اپنے ہی گھر والا اپنے بھائی کو دُکھ پہنچا رہا ہے۔ کیا آپ اخباروں میں بھائیوں کی آپس میں لڑائیوں کے متعلق پڑھتے نہیں؟ تو وہاں تو عقیدہ کے اختلاف کا کوئی مسئلہ نہیں ہوتا۔ ایک ہی گھر میں پیدا ہوئے ایک ماں باپ کی اولاد لیکن اُن کی ذہنیت ایسی ہے کہ ہر بھائی دوسرے کو دُکھ پہنچانے میں

لذت اور سرور

محسوس کرتا ہے۔ بدقسمتی سے اس قسم کی ذہنیت والے لوگ حکومت کے نوکر اور عوام کے خادموں میں بھی ہیں۔ لیکن ان کی کثرت نہیں ہونی چاہیئے۔ استثنائی طور پر تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے انگریز کے زمانہ میں بھی جب کہ برٹش ایمپائر پر سورج غروب نہیں ہوا کرتا تھا شاید لاکھوں میں ایک آدمی اُن میں بھی ہو جو اذیت پسند ہو لیکن جب قوم میں کثرت اس ذہنیت کے لوگوں کی ہو جائے کہ کسی کو سُکھ نہیں پہنچانا۔ دوسروں کو دُکھ پہنچانا ہے اور دُکھوں کو دُور نہیں کرنا۔ اور اگر کسی کو سُکھ پہنچا ہوا ہو اور وہ چین سے زندگی بسر کر رہا ہو تو اس کو اس سے محروم کرنے کی کوشش کرنی ہے، تو پھر قوم ترقی کر ہی نہیں سکتی اس لئے کہ مملکت کے شہریوں کے مجموعہ سے مملکت اور ملک بنتا ہے۔ مثلاً اگر ہر فرد کو ایک ایک کر کے اور چُن چُن کر غریب بنا دیا جائے تو سارا ملک غریب ہو جائے گا۔ اگر ایک ایک آدمی کو پڑھائی سے اور علم سے محروم کر دیا جائے تو وہ جاہلوں کی قوم بن جائے گی۔ لیکن اگر انفرادی طور پر

ہر فرد کو علم سکھایا جائے۔

اس کی علمی ترقی کے لئے کوشش کی جائے۔ اگر وہ روزی کمانے کے لئے جدوجہد کرتا ہے تو اس میں اس کی مدد کی جائے حصولِ رزق کے لئے اسکی رہنمائی کی جائے ایسے حالات پیدا کئے جائیں کہ اس کی کوششیں بارآور ہوں اور وہ امیر بن جائے اگر ہر فرد امیر ہو جائے تو گویا ملک امیر بن جائے گا۔ اگر پچاس فیصد لوگ امیر ہوں اور پچاس فی صد غریب ہوں تو وہ ملک درمیانہ درجہ کا ہوتا ہے اقتصادی لحاظ سے وہ کوئی دولتمند ملک نہیں کہلائے گا۔ اسی لئے جمہوریت کی یہ تعریف کی گئی ہے (طالب علمی کے زمانہ میں یہ میرا مضمون رہا ہے) کہ جمہوریت کچھ اس قسم کی حکومت ہے کہ جس میں ONE FOR ALL AND ALL FOR ONE کا اصول کارفرما ہوتا ہے یعنی ہر فرد قوم کی خاطر زندگی گزار رہا ہوتا ہے اور ساری قوم اُس ایک فرد کے لئے زندگی گزار رہی ہوتی ہے۔ یہ ہے

جمہوریت کی صحیح تعریف

بڑے بڑے ماہرین سیاست نے اپنی فلسفیانہ بحثوں میں یہ کہا ہے کہ فردِ واحد یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں سب کے لئے قربانی دے کر بہت سی باتوں سے محروم ہو جاؤں گا اس لئے کہ "ایک سب کے لئے اور سب ایک کے لئے" کے اصول کی رُو سے فرض کرو کسی ملک کی آبادی چھ کروڑ ہے تو اگر ایک شخص چھ کروڑ کے لئے قربانی دے رہا ہے تو اس کو اس لئے نقصان نہیں کہ چھ کروڑ اُس ایک کے لئے قربانی دے رہے ہوں گے اور اس کو بہرحال فائدہ ہے کیونکہ اُس ایک نے اپنا سب کچھ قوم کی خاطر کھو دیا اور چھ کروڑ سے کچھ حاصل کر لیا۔ پس اس ایک نے جو کچھ کھویا اس کے مقابلہ میں چھ کروڑ سے جو حاصل کیا وہ بہرحال زیادہ ہے۔ وہ عقلاً بھی زیادہ ہے اور عملاً بھی زیادہ ہے

. . . . . .

قرآن کریم میں آتا ہے،

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ

جب قوم کی اکثریت اعتداء کے گناہ میں ملوث ہو جائے اور اکثریت ایک دوسرے کو دکھ پہنچانے لگے اور اعتقاد اعتقاد کا فرق، قوم قوم کا فرق، خاندان خاندان کا فرق، علاقے علاقے کا فرق، اور خطے خطے کا فرق ہونے لگے اور ایذا دہی کی بنیاد بنے تو اس قسم کا تعصب اور اس قسم کی ذہنیت جس کا مقصد ایکدوسرے کو ایذا اور نقصان پہنچانا ہوتا ہے، ملک و ملت کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ ایسی ذہنیت اعتقادات کی حدود کو پھاند کر بہت آگے نکل جاتی ہے۔ ملک کی اکثریت یا ایک بڑے بھاری حصہ میں جب یہ ذہنیت پیدا ہو جائے تو قوم کی ہلاکت کے سامان تو پیدا ہو سکتے ہیں قوم کی نجات اور اس کی فلاح اور ترقیات کے سامان نہیں پیدا ہو سکتے کیونکہ کوئی قوم دین و دنیا میں ترقی نہیں کر سکتی جب تک دینی معاملات میں خدا تعالیٰ کے پیار کو اور دنیوی معاملات میں خدا تعالیٰ کی مدد کو حاصل نہ کرے۔ ہمارا اللہ صرف رحیم نہیں جو مومن کو اُس کے

اعمال کا بہترین پھل

عطا کرتا ہے۔ ہمارا اللہ رب بھی ہے جو مومن و کافر کی بھلائی کے سامان پیدا کرتا ہے۔ جو لوگ اس کو گالیاں دینے والے ہیں۔ انہیں بھی وہ بھوکا نہیں مارتا۔ دُنیوی لحاظ سے ان کی ترقیات کے راستہ میں فرشتوں کی فوجیں کبھی حائل نہیں ہوتیں۔ ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو ترقی کی اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا غضب صرف اس لئے نہیں بھڑکتا کہ ان لوگوں نے اپنے رب کو پہچانا نہیں بلکہ جس وقت اس کی مخلوق اور اس کا پیدا کردہ انسان ظلم کی انتہا کو پہنچتا ہے تو اپنے دوسرے بندوں کو ان ناسمجھ انسانوں کے ظلم سے اور اُن کے اعتداء سے بچانے کے لئے اُس کا قہر بھڑکا کرتا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ

ویسے قرآن کریم نے یہ بھی کہا ہے کہ جن لوگوں کی ساری توجہ اور کوشش اور اعمال دنیا کے لئے ہو گئے خدا نے اُن کو دنیا دے دی کیونکہ دینی عقائد کی رُو سے اعمالِ صالحہ بجالانے کے بعد اللہ تعالیٰ سے پیار اور اس سے محبت رکھنے کے اور اس کی راہ میں قربانیاں دینے کے نتائج اور ثواب اگلی دنیا میں ملتے ہیں۔ یہاں اِس دنیا میں تو اعمال کے نتائج اور ثواب کی ایک چھوٹی سی جھلک ہمیں نظر آتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اس کا تعلق اُن اعمال کے ساتھ ہے جو دین کی حالت میں انسان بجالاتا ہے یا جو خدا کی راہ میں اس کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے انسان کچھ پیش کرتا ہے اپنے مال سے، اپنے وقت سے، اور اپنے سُکھ اور آرام کو چھوڑ دینے سے، جو اس کی جزاء انسان کو مرنے کے بعد ملتی ہے، وہ جنّت ہے جہاں خدا تعالیٰ کا پیار ایسے رنگ میں سامنے آجائے گا کہ انسان

حقیقی مسرّت اور خوشی

سے سرشار ہو جائے گا۔ ہم سب اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتے ہیں کہ وہ اپنے فضل سے ہم سب کے لئے حقیقی خوشی کے سامان پیدا کرے گا۔

بہرحال اس وقت ہماری آنکھ وہ چیز دیکھ نہیں سکتی جو اخروی زندگی میں خدا رسیدہ انسان کے لئے مقدر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے اس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔ یہ ایک علیحدہ مضمون ہے اس وقت میں بتا یہ رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس دنیا میں صرف مومن ہی کو اُس کے دین اور دُنیوی اعمال کی وجہ سے جزاء نہیں دیتا بلکہ جو لوگ مومن نہیں اُن کے جو اعمال ہیں اُن کا بھی نتیجہ ربّ ہونے کے لحاظ سے اور رحمٰن ہونے کے لحاظ سے نکلتا ہے یعنی وہ کوششیں ابھی اُن کی شروع بھی نہیں ہوئی تھیں کہ اُن کی کامیابی کے سامان اس نے پیدا کر دیئے تھے اور درجہ بدرجہ اُن کو دُنیوی کامیابیوں کی طرف دنیوی کوششوں کے نتیجہ میں لے جا رہا ہے۔

پس جس مُلک میں خدا تعالیٰ کی منشاء کے خلاف دُکھ پہنچانے کی ذہنیت زیادہ ہو جائے وہ قوم ترقی نہیں کیا کرتی اور خدا کو نہ پہچاننے والے اور اس کا عرفان نہ رکھنے والے بھی اگر اِس اصول کو سمجھنے لگیں (خواہ وہ یہ نہ بھی سمجھیں کہ خدا نے یہ اصول قائم کئے ہیں) لیکن اس اصول کو سمجھنے لگیں کہ دُنیوی ترقیات کے لئے اجتماعی کوششیں ضروری ہیں تاکہ ہر فرد کے دُکھوں کو دور کیا جائے تب ہی ملک کی حالت سُدھر سکتی ہے کیونکہ اگر ہر فرد دکھی ہوگا تو وہ قوم خوشحال کیسے ہوگی، اُس کے چہروں پر مسکراہٹیں کیسے آئیں گی۔ یہ تو الٰہی جماعتوں کی استثنائی حالت ہے کہ دنیا والے سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں دُکھ پہنچا رہے ہیں مگر ان کے چہروں پر اسی طرح مسکراہٹیں ہوتی ہیں جس طرح پہلے تھیں۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ

الٰہی سلسلوں کی مسکراہٹوں کا سرچشمہ

خدا تعالیٰ کا پیار اور اس کی رحمت ہوتی ہے۔ کوئی دنیوی وجہ اُن کی مسکراہٹوں کی نہیں ہوتی اس لئے دنیا اُن کی مسکراہٹیں نہیں چھین سکتی۔ خدا تعالیٰ کا پیار ان کی مسکراہٹوں کا منبع ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے پیار کو دُنیا کی کوئی طاقت اُن سے چھین نہیں سکتی دنیا سمجھتی ہے کہ اُس نے اُنہیں عذاب میں مبتلا کیا مگر ان کے دل خدا تعالیٰ کے پیار سے اس طرح بھرے ہوتے ہیں کہ اُن کے رُوئیں رُوئیں سے اس کی لذّت اور سرور پھوٹ پھوٹ کر باہر نکل رہا ہوتا ہے۔

پس ان دو آیات کی تفسیر سے مَیں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ

دُنیا میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں

ایک وہ جو دوسروں کو دُکھ دینے میں لذّت محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی ہدایت کے سامان پیدا کرے اور قوم کو ایسی ذہنیت سے محفوظ رکھے۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو ہر غیر کو بھی سُکھ پہنچانے کیلئے تیار رہتے ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ اپنا ہے یا بیگانہ بلکہ ہر ایک کو سُکھ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے کسی احمدی کو یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ سُکھ پہنچانے کے لئے کسی احمدی کی تلاش کی جائے بلکہ اُسے یہ دیکھنا چاہیئے کہ اُسے سُکھ پہنچانے کیلئے کسی انسان یا کسی حیوان یا کسی حِس رکھنے والی مخلوق کی ضرورت ہے۔ دُنیا سے دُکھ کو دُور کرنا اس کا نصب العین ہونا چاہیئے۔ اگر اس نے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے تو اسے یہ طریق اختیار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اگر وہ دنیا میں دُکھ پیدا کرنے کا موجب بنے گا تو خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کے پیار سے اور اس کی محبّت سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ تیسری بات ہمیں ان آیات سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ

قرآن عظیم ایک عظیم شریعت ہے

اس نے مخلوق کے حقوق قائم کئے اور اصلاح کے سامان پیدا کئے۔ اسی لئے فرمایا بَعْدَ اِصْلَاحِھَا۔ تو اصلاح کے سامان خود قرآن کریم نے پیدا کئے ہیں۔ گویا ہر انسان کے حقوق کی اور حیوانات کے حقوق کی اور نباتات کے حقوق کی اور جمادات کے حقوق کی یعنی ہر مخلوق کے حقوق کی تعیین قرآنِ عظیم میں پائی جاتی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اس عالمین میں اصلاح اور صلاحیت امن اور آشتی کی ایک فضا پیدا ہوتی ہے پس قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو مخاطب کر کے اور پہلے مسلمان کو مخاطب کر کے یہ فرمایا کہ انسانی حقوق قائم کر دیئے گئے۔ انسان اپنے حقوق کے دائرہ کے اندر رہ کر فساد کے حالات سے بچے اور اصلاح کے حالات پیدا کرے کیونکہ حق سے تجاوز کرنا ہر دو معنی میں جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے فساد کے حالات کے پیدا کرنے کے مترادف ہے۔

پھر فرمایا تم دعائیں کرو اور

بہت دعائیں کرو

کہ تم خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والے نہ بن جاؤ۔ خَوْفًا اس خوف سے کہ اللہ تعالیٰ کہیں ناراض نہ ہو جائے، حقوق کے دائرہ کے اندر اپنے اعمال کو رکھو یعنی اپنے حق سے زیادہ نہ مانگو اور نہ لو۔ کسی اَور کی حق تلفی کرنے پر جرأت نہ کرو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمہارے دلوں میں یہ خوف پیدا ہونا چاہیئے کہ اگر ایسا کیا تو پھر اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا اور ہم اس کی جنت کو نہیں پا سکیں گے۔ اور طَمَعًا اس اُمید پر، اس طمع سے کہ اگر ہم شرائط کے ساتھ عمل کریں گے تو محسن ہونے کی صورت میں اس کی رحمت پائیں گے۔ دراصل

مُحسِن کے معنی

ہیں تمام شرائط کے ساتھ حسن عمل کرنے والا۔ صرف عمل کرنے والا نہیں بلکہ شرائط کے ساتھ جو عمل ہوگا وہ حسن عمل بن جائے گا۔ غرض جو شخص تمام شرائط پوری کرتے ہوئے حسن عمل بجا لانے والا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو قریب پائے گا۔ جو شخص دُکھ کے مقابلہ میں دوسروں کے لئے سُکھ کے سامان پیدا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بڑا پیار حاصل کرتا ہے۔

بعض دفعہ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ جی! لوگوں نے ہمیں بڑا دکھ پہنچایا ہے اس لئے اس کا بدلہ (اپنے بنائے ہوئے قانون کے مطابق) ہم لے لیں تو کیا کوئی حرج تو نہیں؟ میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں کہ دیکھو! قرآن کریم نے بدلہ لینے کے لئے بھی اصول وضع کئے ہیں اور اس کے لئے بھی احکام جاری کئے ہیں۔ قرآن کریم نے یہ نہیں کہا کہ تم اپنی مرضی سے جس قسم کا بدلہ لینا چاہو وہ لے لو۔ مثلاً قرآن کریم نے ایک بڑا حسین اصول یہ وضع کیا ہے کہ

بدلہ لینے کا اصل مقصد

اصلاح ہونی چاہیئے۔ اگر کسی کو معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہے تو بدلہ لینے کا تمہیں حکم ہی نہیں۔ نہ قانون شکنی کی تمہیں اجازت ہے۔ اس کی بڑی لمبی تفصیل ہے۔ میں اصولاً یہ بتا رہا ہوں کہ خود بدلہ لینے کے قوانین وضع نہیں کرنے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ بدلہ اس رنگ میں نہ لو کہ حق سے تجاوز کر جاؤ۔ تم کسی سے اس رنگ میں بدلہ نہ لو کہ جس نے تم پر ظلم کیا مقابلہ میں بدلہ لیتے وقت تم نے بھی ظلم کر دیا اور اس کی حق تلفی کر دی۔ خدا نے اس کی اجازت نہیں دی۔ تم بدلہ لیتے وقت یہ خیال رکھو کہ اگر اس کی اصلاح کی اُمید ہو تو اپنا حق چھوڑ کر بھی اُس شخص کی اصلاح کی کوشش کرو۔ تم کسی کی خوشی اور سُکھ کے لئے اپنے حق کی قربانی دے دو۔

پس ہمیں

قرآن عظیم کی ہدایات

پر ہر وقت غور کرتے رہنا چاہیئے۔ اور اپنے اعمال کو ان احکام کے مطابق ڈھالنا چاہیئے۔ یہی انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے کہ خدا تعالیٰ کا پیار اور اس کی رضا حاصل ہو۔ اس کے لئے اِس چھوٹی سی زندگی میں ہر قسم کی تکلیف اُٹھا کر اور ہر قسم کی قربانی دے کر اعمالِ صالحہ بجا لانے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ وہ زندگی جو نہ ختم ہونے والی زندگی ہے اُس میں ہمیشہ کے لئے ہمیں خوشی اور مسرتوں کے سامان میسر آجائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(الفضل ۵ راپریل ۱۹۷۵ء)

احبابِ جماعت کے لئے رُوحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمی روحانی منصوبے کی کامیابی کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے لئے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص پروگرام تجویز فرما رکھا ہے جو درج ذیل ہے:

۱۔ جماعت کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دُعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ درود شریف اور تسبیح و تحمید (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ) نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳ - ۳۳ بار کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

۶۔ ان کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس پروگرام کے مطابق خود بھی اپنا عمل جاری رکھیں اور دوسروں کو بھی وقتاً فوقتاً تحریک کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

مجلس شوریٰ انصار اللہ مرکزیہ

مجلس انصار اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰ - ۳۱ راخاء / اکتوبر یکم نبوت / نومبر ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کو مرکز میں منعقد ہوگا۔

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس انصار اللہ کی مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوتی ہے۔ مجلس شوریٰ سے متعلق دستور اساسی کی دفعات ۲۹، ۴۲، ۴۴، ۴۵، ۴۶ اور ۴۷ روشنی ڈالتی ہیں۔ تمام ناظمین، زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس سے درخواست ہے کہ دستور اساسی کی مندرجہ بالا دفعات کی روشنی میں لائحہ عمل اختیار کر کے اپنے فرائض کی بروقت ادائیگی فرما دیں اور

۱۔ مجلس شوریٰ انصار اللہ کے لیے اپنی تجاویز مقامی مجلس عاملہ کی منظوری کے ساتھ مورخہ ۲۰ نبوک / ستمبر ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء سے قبل دفتر مرکزیہ کو بھجوا دیں۔

۲۔ شوریٰ انصار اللہ کے لیے اپنی مجلس کے نمائندگان (ہر بیس یا اس سے کم انصار پر ایک نمائندہ) منتخب کر کے ان کے نام ۱۰ راخاء / اکتوبر تک بہرحال دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانے چاہئیں۔

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

انصار اور سائیکل سکیم

صف دوم کے انصار (۴۰ سے ۵۵ سال تک) کوشش کریں کہ جن کے پاس سائیکل نہیں وہ حسب استطاعت نیا یا پرانا سائیکل خرید دیں۔ رواں سال کا ٹارگٹ یہ ہے کہ سائیکل نہ رکھنے والے انصار کا کم از کم پانچواں حصہ اپنا اپنا سائیکل خرید لیں

(نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا فرض

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

فَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

کہ اپنے رب کی عطا کردہ نعمتوں کو دوسروں تک پہنچا تاکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے انعام میں حصہ دار بن سکیں چودھویں صدی کا سب سے بڑا انعام حضرت اقدس کا ظہور ہے۔ اس نعمت کی اشاعت کرنا ہمارا فرض ہے اور اسی فرض کی ادائیگی کے لئے ماہ اگست/ستمبر میں مجالس انصار اللہ ہفتہ اصلاح وارشاد منا رہی ہیں جس میں

- مجالس سوال و جواب
- سلائیڈز۔ مووی فلم VCR کے ذریعہ تبلیغی مساعی سے احباب کو متعارف کرانا۔
- زائرین ربوہ کے وفود کا انتظام کرنا شامل ہیں۔

ناظم صاحب ضلع اپنی مجالس کے حلقے بنا کر ہفتہ اصلاح وارشاد کی تاریخیں مقرر کر کے مجالس سے عمل درآمد شروع کروا دیں اور ہمیں بھی تفصیلی پروگرام سے مطلع رکھیں

(قائد اصلاح وارشاد
مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور قابل اعتماد اصولی علاج کے لئے

مطب ناصر دواخانہ۔ گول بازار ربوہ۔ فون ۵۳۴

ہر قسم کا سامان سائنس و اجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادے زیورات وغیرہ کے لئے

نیو پاک جیولرز ۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

فون: ۴۱۰۹۷۴ اور ۴۱۸۶۴۶ رہائش - ۴۱۸۶۴۵

پروپرائیٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر

(گورنمنٹ کنٹریکٹر) تشریف لائیں

فون نمبر ۶۸۱۲۶ / ۵۳۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچا ٹاؤن - ۷۱۰۳۶۲

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں!

سب سے بڑھ کر آپ کی خدمت کرنے والے پہلے ادارہ کی

پیشکش

طاہر آباد اور ربوہ میں بموقع رہائشی پلاٹس خریدنے کے لئے جلد

رابطہ فرمائیں

مینجر انیس اسٹیٹس

فون ۵۰۷

کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے رابطہ قائم کیجئے

لینڈ مارکس

پوسٹ بکس نمبر ۱۰۴۳۶ - کراچی - ۴

فون:- ۵۴۰۸۳۴ ؛ ۵۴۰۸۶۶

TEST OF CURES

ANY DISEASE DECLARED INCURABLE?

CURES ACCEPT THE CHALLENGE

SEE THE LIST OF 140 CURES

GET THE REQUIRED CURES FROM NEARBY CHEMIST

FOR DETAILS AND FREE LITERATURE

CONTACT:

CURATIVE MED. CO. REGD.

PAKISTAN— H.O. RABWAH

Phones: 606-607

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

پاک ٹمبر ۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور

فون نمبر ۶۲۶۱۸، فون گھر ۵۳۵۰۰ - کو ہمیشہ یاد رکھیں!

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کے لئے

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام ھو الشافی دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان۔ پوسٹ بکس ۲۲۲ • چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۷۲۹۹۷

ربوہ کا پتہ: مکان نمبر ۳/۱۵ نزد ناصر کنڈر گارٹن سکول (دواخانہ حکیم نظام جان۔ ربوہ) دوائی اور مشورہ کیلئے یہاں تشریف لاویں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ مبلغ فجی

کو بڑی مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑا مگر آپ نے نہایت پامردی اور کامیابی سے حالات کا مقابلہ کیا اور پھر سے جماعت کو منظم اور متحد کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

مرحوم کو یہ سعادت بھی حاصل رہی کہ آپ نے جلسہ سالانہ پر مسجد مبارک میں نماز تہجد بھی پڑھائی نہایت خوبصورت قرأت کرتے تھے اور رمضان المبارک میں نماز تراویح پڑھایا کرتے تھے۔

جماعت فجی کے نمائندہ مکرم ظفر اللہ خان صاحب نے جو مرحوم کا جنازہ لے کر آئے بتایا کہ جماعت فجی کے احباب کے دلوں میں مرحوم کی بہت عزت تھی وہ اس المناک سانحے پر نہایت غم والم کا اظہار کرتے ہیں اور مرحوم کے اہل خاندان اور بیوی بچوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فجی کے احباب تمام احباب جماعت کو محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں۔

دورۂ مغرب

سنہ ۱۴۰۰ھ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سنہ ۱۹۸۰ء کے دورۂ یورپ، امریکہ و افریقہ کی مفصل رپورٹ تصاویر سے مزین ہوکر کتابی شکل میں شائع ہوچکی ہے۔ یہ کتاب ایمان افروز واقعات۔ حضور کے خطبات اور پریس کانفرنسوں میں اسلام کی تائید میں دیئے گئے برجستہ جوابات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے انتہائی مفید مجموعہ ہے۔

قیمت فی کتاب -/۲۵ روپے۔ جماعتوں کے لیے کم از کم ۱۰۰ کتاب نقد خریدنے پر -/۱۰ روپے فی کتاب رعایت۔

نظارت اشاعت۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

جائیداد کی خرید و فروخت
کیلئے
قابلِ اعتماد ادارہ
فضل عمر
پراپرٹی ڈیلرز
نزد ریلوے پھاٹک ربوہ
فون دفتر - ۶۴۰
فون رہائش - ۵۴۰

رجسٹرڈ
HERCULES
مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
ہرکولیس
امپورٹڈ میٹریل سے تیار شدہ
HERCULES
ہر قسم کی گاڑیوں کے سفنر پائپ سلنسر بکس اور پچ کمانی سپیشلسٹ
میاں بھائی
۱۰ منٹگمری روڈ، لاہور۔ فون نمبر: ۳۰۵۴۰۴ ، ۳۰۵۳۹۶

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص ★ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گولی امین پور بازار۔ فیصل آباد

کئی سال سے آپکی
بے لوث خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
سکنی و زرعی اراضی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے
آپ کی خدمت کا متمنی
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
فون نمبر: ۵۳۵

معیاری خریداری کیلئے
واسع بھائی کی اب ایک
نئی پیشکش
عنقریب افتتاح ہو رہا ہے
شاہد شاپنگ سنٹر
افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ
(دکان گلی کے اندر ہے)

ربوہ اور بیرون ربوہ رہائشی پلاٹس۔ مکانات، زرعی زمین خریدنے کے لیے
اچھی کارکردگی کا حامل
آپ کا پانچ سالہ پرانا ادارہ
بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز
فون نمبر ۵۰۰ کمیٹی مارکیٹ ربوہ فون گھر نمبر ۴۰۵

گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴
آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا
نام اب
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہو چکا ہے
زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند
حضرت حکیم نظام جان
ربوہ فون نمبر ۶۳۸

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ (سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷